طویل نظم دراصل نظم کی ایک خاص قسم ہے۔ جس کا چلن پہلی جنگ عظیم (1914) کے بعد عام ہوا۔ پہلی مشہور ترین طویل نظم انگریزی کے نامور شاعر ٹی ایس ایلیٹ کی "The Wasteland" ہے۔ بعض نقادوں کا خیال ہے کہ طویل نظم ایک طرح کا تخلیقی مقالہ ہوتا ہے۔ اپنی وسعت اور طوالت کی وجہ سے طویل نظم میں یہ گنجائش رہتی ہے کہ شعری تجربے کا اظہار تسلسل کے ساتھ اور مربوط طریقے سے کیا جائے۔ طویل نظم کی ہیئت متعین نہیں ہے۔ یہ نظم عام طور پر شروع سے آخر تک ایک ہی بحر میں کہی جاتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی مختلف بحروں کو ایک ہی نظم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ظاہری اعتبار سے طویل نظم کی ایک معروف مثال "مسدس حالی" ہے اور اقبال کی بعض نظمیں مثلاً "خضرِ راہ"، "مسجد قرطبہ"، "ذوق و شوق" بھی طویل نظمیں ہیں۔ ان نظموں کی ہیئت روایتی ہے۔ طویل نظموں کی ہیئت میں ہیئتی اور انقلابی تجربوں کا سلسلہ سردار جعفری کی نظموں سے شروع ہوا۔ "نئی دنیا کو سلام" اور "ایشیا جاگ اٹھا" ان کی مشہور طویل نظمیں ہیں۔ اردو کی مشہور طویل نظمیں جنہیں بہت مقبولیت حاصل ہوئی یہ ہیں: "حسن کوزہ گر"، "کھڑکی"، "پرچھائیاں"، "آدھی صدی کے بعد"، "سندباد"، "قصہ گشت"، "صلصلۃ الجرس"، "سیارگان"، "صوت الناقوس"، "ولاس یاترا"۔

مشرق و مغرب کی کم و بیش تمام زبانوں میں طویل نظمیں لکھی جارہی ہیں۔

علی سردار جعفری

وقت کا ترانہ

سوال 1۔ "وقت کا ترانہ" کا تنقیدی جائزہ۔

"وقت کا ترانہ" علی سردار جعفری کی ایک طویل نظم ہے "جاوید" "مریم"، "فرنگی" اور "نامہ بر" کے کرداروں کے ذریعے اس نظم کے مختلف اجزاء ترتیب دیئے گئے ہیں۔ پوری نظم آٹھ اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلے جز کو "حرف اول" اور آخری جز کو "حرف آخر" کا عنوان دیا گیا ہے اور باقی کے درمیانی اجزاء کے لئے "پہلی تصویر"، "دوسری تصویر" جیسے عنوانات تجویز کیئے گئے ہیں۔ ہمارے نصاب میں شامل نظم اسی نظم کی "چوتھی تصویر" ہے۔ جس میں بادشاہت کے خلاف انقلاب اور بغاوت کی تصویر کشی کی گئی ہے۔

نظم میں انگریزی سامراجیت کا ظلم، استحصال اور اس کے خلاف عوام میں آزادی کی لہر، کسانوں، مزدوروں اور محنت کشوں میں سیاسی بیداری کا آنا، انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگانا، آزادی کے لئے سر گرم ہونا اور پھر حکومت کے ذریعہ ان لوگوں کی آوازوں کو دبایا جانا اس نظم میں بڑے ہی پُر اثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

علی سردار جعفری اشتراکیت کے پیروکار تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی اسی نظریے کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری۔ ان کے اسی نظریے کی جھلک ہمیں "وقت کا ترانہ" میں بھی نظر آتی ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خیالات صرف سردار جعفری کے ہی نہیں تھے بلکہ ہندوستان کے تمام عوام کے تھے۔ جو ایک لہر بن کر اس نظم میں دوڑ رہے ہیں۔